## سوال

(600)جب خاوند بیوی کو گالیاں دے اور بد سلوکی کرے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں تیرا سال سے شادی شدہ ہوں اور میری تین بیٹیاں ہیں میرا خاوند مجھ سے بدسلوکی کرتا ہے اور مجھے غلیظ گالیاں دیتا ہے وہ بظاہر دین کا پابند ہے مگر سخت متعصب ہے اس کی اس بدسلوکی کی وجہ سے میرے دل میں اس کی نفرت بیٹھ گئی ہے میں اس کے براخلاق کی وجہ سے اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی مجھے بتائیے گا کہ میں کیا کروں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ شریعت نے ان تمام مسائل کا حل رکھا ہے اور وہ یہ کہ عورت خلع کی طرف رجوع کرے۔ اگر عورت مذکورہ اسباب کی وجہ سے خاوند کو ناپسند کرتی ہو اور وہ اس ناپسندیدگی میں حق پر ہو تو خاوند کو جائز نہیں ہے کہ وہ بیوی کو بلاوجہ مار پیٹ کرے۔ اگر وہ کسی وجہ سے بیوی کو سزا دینا چاہے تو وہ سزا وعظ و نصیحت اس کو بستر پر چھوڑنے اور اس قسم کی کاروائی کے بعد ہونی چاہیے خاص طور پر اس نرمی کا بیان عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث میں بھی موجود ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلا زَانَهُ ، وَلا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ إِلا شَانَهُ".[1]

"نرمی جس معاملے میں بھی ہوتی ہے وہ اس کو مزین کر دیتی ہے اور جس معاملے میں نرمی نہ ہو وہ اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔"

صحیح مسلم میں ہی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ"[2]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں اور نرمی سے وہ چیز عطا کر دیتے ہیں جو سختی کے ساتھ عطا نہیں کرتے۔"

لہٰذا یہ مذکورہ شخص احمق ہے شریعت کی حدوں کو پھلانگ رہا ہے اس شخص پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان صادق آتا ہے جو بخاری و مسلم کی عائذ بن عمرو کی حدیث میں ہے۔

(إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ)[3]

"بلاشبہ ظالم حکمران بدترین حاکم ہے۔

اس کی بیوی اس کو ناپسند کرتی ہے پس اگر یہ اس کو طلاق دے دے گا یا وہ اس سے خلع لے لے گی تو اس کی بچیاں آوارہ ہوجائیں گی جبکہ ان کو ماں باپ کی تربیت کی ضرورت ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ مرد کے لیے اپنی بیوی کو مارنا درست نہیں ہے الا یہ کہ وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کرے اور"فاحشہ "کے مفہوم میں "نشوز"(نافرمانی) بھی شامل ہے جیسا کہ یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ابوداؤد اور ترمذی میں معاویہ بن حیدکی روایت میں ہے کہ بلاشبہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کسی شخص کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، أَوْ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ"[4]

"جب تم کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ جب لباس خرید کر پہنو تو اس کو بھی پہناؤ اور چہرے پر مت مارو اور اس کو گالی گلوچ نہ کرو اور اس سے قطع تعلقی صرف گھر میں ہی رہ کر کرو۔"

چنانچہ خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کے معاملے میں عزوجل سے ڈرے وہ اپنے گھر کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا خاص طور پر جب ان کو اس کی انتہائی ضرورت ہو۔ اس پر لازم ہے کہ جب اس کو غصہ آئے تو وہ نماز کی طرف لپکے اور اسکے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ ہے ہم اللہ سے ہدایت اور توفیق کا سوال کرتے ہیں۔ (محمد بن عبد المقصود)

---

[1]۔ صحیح مسند احمد(206/6)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1830)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1830)

[4]۔ صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث(2142)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

**صفحہ نمبر 530**

**محدث فتویٰ**